دہلی اردو اخبار

نمبر 252 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیش گی دے تو دس روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

19/ دسمبر 1841 یوم یک شنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

جے پی گبنس صاحب پانی پت کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے پہاڑ پر جانے کے (کذا) تاریخ سے کہ وہ اپنا کام کسی اور کو تفویض کرے 30 تاریخ ماہ نومبر 1843 تک رخصت عنایت ہوئی۔ طامس پیری اوڈ کاک صاحب پانی پت کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرے گا ایڈورڈ تھارن ٹن صاحب مظفر نگر کے ایکٹنگ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو بمبئی جانے کے لیے تاکہ ولایت جانے کے لیے تیاری کرے اپنے عہدہ کا کام جے بی مل صاحب ایکٹنگ جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے تفویض کرنے کا حکم ہوا۔

اشتہار

اسسٹنٹ گائڈ ایک کتاب تھی انگریزی میں جو بہت مفید ہے واسطے علاقہ فوجداری کے اہالی عملہ صدر اور مفصل اور مختار کار اور اہلِ مقدمہ سب کے واسطے وہ بطور نقشہ کے ایک کتاب وڈ صاحب کی بنائی ہوئی تھی اور تمام امورات فوجداری میں حوالہ دفعہ قانون کا ہر امر میں مفصل مع سزا وغیرہ کے ہے اور علاوہ اس کے جس باب میں سرکلر یا تعبیرات صدر نظامت صادر ہیں وہ سب مندرج ہیں سو ماسٹر حسینی کالج دہلی کے مدرس نے اردو میں بہت خوبی سے ترجمہ کیا ہے اِس چھاپہ خانہ میں چھپ رہی ہے قریب تیسرے حصہ کے چھپ چکی ہے جس کسی صاحب کو خریدنا منظور ہو مہتمم پاس درخواست بھیجیں جواب درخواست کرے اس کے لیے قیمت چار روپیہ جو بعد تیاری کے خریدے اس کے لیے 5 روپیہ منگلن صاحب نے کچھ سوال اہلِ اسلام سے بطور اعتراض کے کیے تھے اور جواب میں لکھنؤ میں مولوی سید میرن صاحب نے ایک رسالہ لکھا ہے سو یہاں چھپتا ہے بہت خوب ہے قیمت واسطے درخواست دینے والوں حال کے 6 آنہ اور بعد تیاری 8 آنہ

نمبر تین سرکلر صدر بورڈ رونیو جواب درخواست کرے تو قیمت ہے بعد تیاری کے 3 روپیہ 8 آنہ

ایک مکان گزر اعتقاد خان میں قریب پنجۂ شریف بکتا ہے قیمت 500 روپے

ایک زمین افتادہ معہ چار دیواری اور عمارت شکستہ گزر ایضاً قیمت 1000 روپے

ایک مکان جس میں حجرہ اور دالان ہے گزر ایضاً قیمت	130 روپے

کتابیں جو اس چھاپہ خانہ میں تیار ہیں

باغ و بہار بخط نستعلیق قیمت	3 روپے
صحیفہ کاملہ..................	4 روپے
حلیۃ المتقین خوشخط	3 روپے
(کذا) اللہ حمایل خوشخط	5 روپے
(کذا) الہ مترجم و محشی و مذہب امامیہ	14 روپے
رسالہ صرف موسوم بہ تقام	8 آنہ
[ص 1 کالم 2] گلستان بخطِ نستعلیق	6 روپے 8 آنہ
سرکلر آرڈر نمبر دو مصدرہ صاحبان صدر بورڈ ر دینو کاغذ کشمیری پر	3

کتب قوانین زبان اردو میں

انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئیں ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

	قیمت واسطے خریداران کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں	جو بعد تیار ہونے کے خریدیں
مکناٹن صاحب کے	3 روپے	4 روپے
اصول دھرم شاستر		
ایضاً ایضاً آئین محمدی ہے	3 روپے	4 روپے
اردو ترجمہ سراجی کا سید محمد کا کیا ہوا ہے	3 روپے	4 روپے
اسکپ وڈ صاحب کا اسسٹنٹ مجسٹریٹ گائڈ	4 روپے	5 روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانینِ دیوانی مع ان قوانین		
دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک	7 روپے	9 روپے

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکوز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔

دہلی

یک شنبہ گزشتہ کو ساتویں رجمنٹ سواروں کی بسر کردگی کرنیل مسڈنین صاحب کے چانچک میرٹھ سے یہاں آ گئی اور جتنا تعجب یہاں کے لوگوں کو ان کے یکایک آنے سے ہوا اتنا ہی ان کو ہمارے زندہ ہونے سے تھا کیونکہ ان کی

COPYRIGHT

زبانی معلوم ہوا کہ ان کو رات کو یہ حکم ہوا تھا کہ دہلی پر کچھ بلائے عظیم نازل ہے ابھی بلاتوقف دہلی کو روانہ ہو جاویں چنانچہ افسر لوگ نہ تو اپنے وابستوں سے ملنے پائے اور نہ کچھ تیاری کرنے پائے اور سپاہی بھی پال پر تل اگاڑی پچھاڑی کچھ نہ لانے پائے سبب اس چانچک کوچ کا کچھ نہیں معلوم ہوا کہ پہلے تو اس قدر جلدی کی اور پھر یہاں آ کے آٹھ روز کا مقام بولا۔ **فوت** —— نواب حیدر حسن خان نے 17 تاریخ اس مہینے کی وفات پائی دریا پر غسل میت ہوا پھر حضرت شاہ مردان میں دفن ہوئے سنا گیا کہ ان کی اور نواب حامد علی خان کی جوان کے ہم زلف ہیں بہت بگڑی ہوئی تھی ان کی وصیت تھی کہ نواب حامد علی خان اور ان کے ہاں کا کوئی آدمی جنازہ پر بھی نہ آوے سو کہتے ہیں کہ کوئی نہیں گیا۔

کمانڈر انچیف صاحب ممدوح نے اپنے یوم مقررہ روانگی سے دو روز پہلے ہی اکبر آباد سے کوچ کیا۔ سبب اس کا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نویں تاریخ کو صاحب ممدوح کے پاس کچھ نوشتہ کلکتہ سے آیا تھا سو خبر ہے کہ آج کل میں دایرۂ دولت صاحب ممدوح رونق افروز سوادِ دہلی ہوگا۔

کابل

اس طرف کے ایک معتبر اخبار سے ان سابق کی افواہوں میں بہت اختلاف معلوم ہوتا ہے جو کہ تھیں کہ سپاہ انگریزی پر عرصہ بہت تنگ ہے اور دشمن انھیں گھیرے ہوئے پڑے ہیں اور بہ باعث شدت موسم سرما ان کے پاس مدد نہیں پہنچ سکے گی۔ اب جلال آباد کی چھٹیوں سے ظاہر ہے کہ چودھویں تاریخ کی لڑائی کے بعد سے سپاہ انگریزی کو کسی نے نہیں ستایا ہے روز بروز ان کے مورچہ مضبوط ہوتے جاتے ہیں اور گودام اور میگزین زیادہ ہوتا جاتا ہے دشمن بھی ان کے قریب آتے ہوئے نہیں معلوم ہوتے اور جلال آباد میں ایک چھٹی کابل کی مورخہ 19 نومبر کی آئی ہے اس سے بھی امن وامان معلوم ہوتا ہے اور ایک اور افسر انگریزی نے اپنی چھٹی مورخہ 26 نومبر میں مقام مذکور سے صاف لکھا ہے کہ ہماری سپاہ اور بھیڑ اور مویشی سب بالا حصار میں آرام سے بیٹھے ہیں اور تین مہینے کا سرانجام ضروریات کا پاس رکھتے ہیں فوج بھی بہت تندرست اور چاق ہے اور جب تک کہ ہندوستان سے مدد پہنچے گی تب تک وہ اسی جگہ کو تھامے رہیں گے۔

کاروان انگریزی

وہ پہلا کاروان رسد وغیرہ ضروریات اور سامانِ جنگ کا جو فیروز پور سے روانہ ہوا تھا اس میں سے چھٹیاں 27 ماہِ گزشتہ تک کی آئی ہیں اس تاریخ تک کاروانِ مذکور مقام مالٹا میں تھا اور پشاور کو کوچ کرتا جاتا تھا لیکن یہ خبر تھی کہ رجمنٹ 30 اور رجمنٹ 53 اس کاروان سے آگے بڑھ جاویں گی۔ واضح ہوتا ہے کہ 27 تاریخ ماہِ مذکور کو ہی لفٹنٹ بروٹ صاحب کا بہ کمال جلدی کاروانِ انگریزی کو چھوڑ کر مع میگزین وغیرہ اسبابِ جنگ کے واسطے (کذا) جنرل

سیل صاحب کے برگٹ کے آگے بڑھ گئے اور اپنے ہم راہی سپاہ کو حکم دیا کہ منزل بیس پچیس کوس سے کم نہ ہوئے اس چھٹی سے واضح ہے کہ خبر بھیجتے بہت سی سپاہ کی افغانستان میں ہے اس میں نویں رجمنٹ ملکہ انگلستان کی اور سپاہ بھی ہوگی۔

ہنگولی

واضح ہو کہ وہ سپاہ جو کہ واسطے سزا دہی اس شخص کے جس نے کہ اپنے تئیں آپا صاحب مشہور کیا تھا گئی تھی اسے کوئی مہم عظیم نہیں پیش آیا اور وہ اب الٹی پھر آئی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس کے تین ہزار سپاہ جمع کرنے کی خبر بھی کچھ بے سرو پا تھی شاید کہ اس سے چوتھائی بھی نہیں جمع کئے تھے مگر البتہ کچھ آدمی قلعہ اون میں جمع ہوئے تھے سو ایک روز انھوں نے ان سواروں پر حملہ کیا جو کہ آگے بھیجے گئے تھے لیکن جب کہ تمام سپاہ ان کی طرف چلی تو خبر ان کے نزدیک آنے کی سن کے رات کے وقت بھاگ گئے اور باوجود تلاش تمام کے نہیں معلوم ہوئے کہ کس طرف چلے گئے مگر سنا جاتا ہے کہ مغرب کی طرف مقام مذکور کے روپوش ہو گئے ہیں اور خوف سے سپاہِ ظفر پناہ کے متفرق اور پریشان ہو گئے ہیں۔ اس لڑائی میں آٹھ آدمی ان کے مارے گئے اور سوارانِ انگریزی میں سے ایک جمعدار نے کئی زخم کاری کھائے تھے سورات کے وقت مر گیا دو چھوٹی توپیں اور کچھ گاڑیاں جو کہ وہ لوگ قلعہ میں چھوڑ گئے تھے سو وہ سپاہ انگریزی کے ہاتھ لگیں اور یہ گویا کہ سرکش مذکور کا [ص 2 کالم 1] توپخانہ تھا الغرض اس طرف صرف ایک کمپنی واسطے محافظت کے رکھی گئی اور باقی سپاہ پھر آئی۔

کونسل کلکتہ

واضح ہوتا ہے کہ صاحب رجسٹر عدالت نظامت اور دیوانی عدالت نے ایک خط مورخہ 22/ اکتوبر سنہ حال بشمول نقل رپورٹ ارباب کمیٹی امتحان منصفوں اور امیدواروں عہدۂ منصفی کے کونسل میں بھیجا تھا سو نویں تاریخ نومبر کو حضور ارباب کونسل میں پڑھا گیا اس سے معلوم ہوا کہ اول ماہ جولائی 1841 سے لغایت 13 ماہِ مذکور کے امتحان بعضے منصفوں اور امیدواروں عہدۂ منصفی کا اضلاع بنگالہ میں ختم ہو چکا ہے اور 43 آدمیوں کو ان میں سے سند قابلیت کی مرحمت ہوئی ہے۔

جے پور

اس طرف کے خطوط سے واضح ہوا کہ راول شیو سنگھ مصاحب راجِ جے پور 22 ماہِ گزشتہ سنہ حال کو مقام سامودہ سے جو دار الریاست امیر ممدوح کا ہے اور جے پور سے 12 کوس غرب کو ہے 13 گھڑی دن چڑھے جے پور میں بڑے تجمل سے واسطے شریک ہونے شادی ٹھاکر لچھمن سنگھ کی بیٹی کے داخل ہوئے سابق میں جو حال عطائے خلعت وغیرہ کی حکیم سید محمود علی خان صاحب کو پیش گاہِ راول جیو سے بعد غسل صحت کے درج ہوا تھا اور تفصیل عطا مندرج

ہوئی تھی ادھر صاحب زبدۃ الاخبار نے اور تفصیل لکھی تھی کہ علاوہ اس کے بخشش ہوئی سواب سوا اس کے 23 نومبر کو والدہ ماجدہ راول جیو صاحب نے ایک دوشالہ بہت بیش قیمت حکیم صاحب موصوف کے ڈھیوڑی پر بلا کے کند ہے پر ڈالا اور خبر ہے کہ ٹھاکر پچھمن سنگھ اور اور سب امیر اپنے حوصلہ بموجب خلعت اور انعام دیں گے۔ اور اب لوگوں نے وہاں کے قصیدہ اور کبت اور دوہرہ تعریف میں حکیم صاحب کے کہے اس علاج کے شکریہ میں۔

فیروز پور

ایک چٹھی لفٹنٹ بیرنگ ٹن صاحب کی جو کہ پانچویں رجمنٹ سواروں کی میں ہیں بنام کسی ان کے دوست کے مقام مذکور الصدر میں آئی ہے اس سے حال مصائب اور مقابلہ سخت اور پیش آئے مشکلات کا اثنائے راہ میں ایک تھوڑی سی سپاہ انگریزی کو جو کہ مقام پشی لاک سے پشاور کو آتی تھی واضح ہوتا ہے اس طرح کہ بیچ طے کرنے اِن منزلوں کے اس سپاہ نے بہ باعث متواتر حملوں دشمنوں کے بہت تکلیفیں اور صدمات اٹھائے اور بہت مشکل سے جانبر ہوئی ان کو یہ منزلیں کہ ان ہفت خوانِ رستم کے نہ تھیں۔ القصہ مختصر حال یہ ہے کہ یہ سپاہ مشتمل تھی سپرنٹنڈنٹ سرجنٹ اسیٹون اور کپتان پونسنی صاحب اور لفٹنٹ بیرنگ ٹن اور سواروں رجمنٹ دوسری اور دوسو سپاہیوں رجمنٹ کپتان فرِس صاحب اور دو لیڈیوں سے سو یہ تھوڑے سے آدمی ہزاروں مسلح مخالفوں میں سے بہ کمال شجاعت نکل آئے۔ اس ترکیب سے کہ سپاہی رجمنٹ مذکورہ کے تو سب سے آگے رہے اور افسرانِ موصوفین مع لیڈیوں کے بیچ میں اور سوار سب کے پیچھے کہتے ہیں کہ سواروں نے بڑا کام کیا اور بہت شجاعت دکھلائی۔ [ص 3 کالم 1] (کذا) زوری قوموں مذکورین کے گورنمنٹ سے بھی نوبت بہ جنگ وجدل پہنچی گرد و نواح میں ملک نظام کے غارت گروں نے ہر طرف...... بہت (کذا) اندازی شروع کی ہے اور اکثر فوج نظام موصوف کی ان پر متحرک ہوئی۔ چھٹی تاریخ ماہِ حال کو گورنمنٹ کرنیل ملبیر صاحب (کذا) مع چھ سکواڈرن یعنی رسالہ سواروں کے واسطے (کذا) افضل پور کو گئے تھے۔ شہرت ڈوب جانے لفٹنٹ (کذا) محض نے پسر و پاتھی سواران متعینہ ہنگولی کو حکم ہے کہ بجائے اس سپاہ کے جو کہ کرنیل بلیر صاحب کے ساتھ گئی ہے جاوے — صاحب اخبار بمبئی افواہ لکھتے ہیں کہ لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ از راہِ لاہور فیروز پور کو جاویں گے اور دسویں رجمنٹ سواروں کی ان کے ہمرکاب رہے گی۔ ایک اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ نواب نظام کو اطلاع دی گئی کہ اگر وہ اپنے گھر اور دربار کی بے انتظامی مہمات کا رنظم ونسق کرے گا تو حال راجۂ ستارا کا نسبت اپنی بھی تصور کرے اخبار بمبئی سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ سادنت داری نے گورنمنٹ بمبئی کو اطلاع دی ہے کہ اگر گورنمنٹ دیوانِ حال متعینہ اپنے کو جو کہ بہت نافرمان بردار ہے اور ریاست پر بہت تسلط رکھتا ہے نہ موقوف کرے گی تو میں اپنی ریاست سے مستعفی ہو کر بغیر منظور کرنے پنشن یا جاگیر کے کسی ضلع میں ہندوستان کے چلا جاؤں گا۔ واضح ہو کہ والی حیدرآباد سندھ نے شکار پور گورنمنٹ کو دے دیا صرف پانچواں حصہ اس کا

گورنمنٹ امیرانِ سندھ کو دیا کرے گی۔ پانی پت میں ایک مہاجن کے گھر میں 12 تاریخ ماہ گزشتہ کو کول ہوئی اور اسباب ایک سو ساٹھ روپے کا چوری گیا چور گرفتار آئے اور صاحب مجسٹریٹ نے حکم تین برس کی قید کا دیا۔

بریلی

خان بہادر خان صدر امین ضلع خاص بریلی کے نے جس کے امتحان لیاقت کے واسطے حکم حکام صدر الہ آباد کا قیام صاحب جج کے آیا تھا امتحان لیاقت نے دیا اور استعفیٰ گزرانا اس سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ خان موصوف کو اپنی کمالیت قانون دانی کی طرف سے کچھ شک تھا۔ ضلع مَین پوری میں بیچ تعلقہ تھانہ پھون گاؤں کے 15 تاریخ ماہِ گزشتہ کو درمیان زمینداروں موضع مجیب پور کے آپس میں کچھ نزاع ہو گئی نجھر سنگھ اور جھنڈا سنگھ دو نامی آدمی بہت زخمی ہوئے۔

بھرت پور

کارپردازانِ ریاست کو حکم ہے کہ بموجب دستور قدیم کے سامان دسہرہ کا تیار کریں نواب غلام محی الدین خان دہلوی کے تئیں خلعت سات پارچہ کا عنایت کر کے رخصت دہلی کی مرحمت فرمائی اور از راہِ رفقاء پروری [ص 3 کالم 2] فوجدار گوردھن سنگھ کے تئیں سردار رسالہ ترک سواروں کا کیا۔ ۱۵ ارتاریخ ماہ گزشتہ کو مسٹر ایوٹ اور مسٹر واصلی صاحب افسران پلٹن (کذا) اکبر آباد سے وارد بھرت پور ہوئے اور موتی جھیل کے کنارے پر خیمہ کیا اور واسطے ملاقات مہاراجہ کے گئے اور ایک ایک ساعت تک کچھ گفتگو اِدھر اُدھر کی کر کے بتواضع عطر و پان رخصت ہوئے ان دنوں ایک شخص نے ایک عرضی مسمیٰ کچھمن سنگھ جمعدار ہرکاروں کی طرف سے جو کہ سرکار گوالیار میں نوکر ہے اور قدیم سے پرگنہ بیانہ علاقہ بھرت پور میں رہتا ہے حضور مہاراجہ میں پیش کی۔ اس میں لکھا تھا کہ مہاراجہ نے ناحق اہلکارانِ سابق کو نظر بند رکھا ہے تمام کام ریاست کے بند ہو رہے ہیں اور متصدی کو جاگیرداران آچین کے بھی ناحق نظر بند کر رکھا ہے۔ القصہ ملاحظہ عرضی سے مہاراجہ کی رائے متین یہ آیا کہ عرضی جعلی ہے کیونکہ صرف تین روز ہوئے کہ متصدی مذکور کو نظر بند کیا تھا پس خیال کیا کہ تین دن کے عرصہ میں کیونکہ یہ خبر گوالیار تک پہنچی اور وہاں سے عرضی جمعدار کی آئی الغرض قاصد نے تھوڑے سے تہدید میں سچ حال بیان کر دیا کہ جاگیردار آچین نے یہ عرضی بھیجی ہے چنانچہ بموجب اس کے اظہار کے جاگیردار کو بھی طلب کیا اس نے بھی اقرار کیا اور مہاراجہ نے دونوں جاگیردار اور قاصد کو نظر بند رکھا ہے اپنی کچھ سزا ان کے لیے تجویز نہیں ہوئی ہے اغلب ہے کہ سزائے سنگین ملے کیونکہ جرم جعل کا ثابت ہے۔

گوالیار

پیشتر از روئے ایک اخبار اس نواح کے حال مقید ہونے سواران یکہ گوالیار کا مجملاً لکھا گیا تھا لیکن اب حال مفصل

اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ اڑھائی برس سے اڑھائی سو سواری کہ منجملہ چار سو سواروں نواب ہمت بہادر کے بعلّت حق تلفی اپنی کے متابعت سے نواب موصوف کے انکار کر کے نالش رشوت ستانی نواب مذکور کی حضور مہاراجہ میں کی تھی چنانچہ بعد تحقیقات کے قریب ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ کے نواب مذکور کے ذمہ نکلا تھا اور مہاراجہ کا بہت عتاب ہوا تھا اور سواران مذکورین سپرد گروجی دادا کے ہوئے تھے بعد اڑھائی برس کے مستغیثوں کو حکم ہوا تھا کہ نواب موصوف سے صلح اختیار کریں انھوں نے عرض کی تھی کہ ہم کو سوائے انقیادِ حکم کے کوئی علاج نہیں ہے لیکن اس شخص کے تعلقہ میں رہنا جس کی بددیانتی اور بدمعاملگی ثابت ہوگئی ہے سبب بربادی ہم غریبوں کا ہے وہ ہماری بے عزتی کرتا ہے القصہ بعد ازاں نواب مذکور نے طرح طرح سے بترغیب وتحریص سوا سو آدمیوں کو ان میں سے اپنی طرف کرلیا اور جو کہ راضی نہ ہوئے انہیں طرح طرح کی تکلیف مدد فرج وغیرہ کی طرف سے پہنچانی شروع کی بعضے متحمل اِس تکلیف کے نہ ہو کر فرمان بردار ہوئے [ص 4 کالم 1] اور جب کہ باقی مستغیثوں پر شدتِ تکلیف کی بحد نہایت پہنچی تو انھوں نے عرض کیا کہ ہم چند وجھوں سے اطاعت نواب کی قبول کرتے ہیں اول یہ کہ جس قدر روپیہ اُس نے ہماری تنخواہ میں سے غبن کیا ہے ہمیں ملجاوے اور اگر یہ (کذا) تو سامنے نواب کے ہم مظلوموں کی تسلی کی جاوے اور اگر یہ بھی نہ ہووے تو ہماری تنخواہ ہمیں عنایت کر کے ہمیں رخصت فرماویں چنانچہ حکم تنخواہ کا صادر ہوا ابھی نوبت تقسیم تنخواہ کی نہیں پہنچی تھی کہ 3 تاریخ رجب کو عجیب حادثہ واقع ہوا یعنی چار گھڑی دن چڑھے دو مرہٹہ یکوں توابع ہمت بہادر میں سے اور دو یکہ نواب خان گروجی دادا میں سے اور پانچ اور مرہٹہ غیر ملازم ایک بنئے کی دوکان پر سامنے حویلی حاجی دادا کے کچھ گفتگو کر رہے تھے اِس میں دادائے موصوف گھر سے نکل کر بسواری میانہ قصد دربار رکھتے تھے اس اثنا میں دو آدمیوں نے یکہ ہائے مذکورین میں سے چاہا کہ واسطے عرض حال کے قریب میانہ کے آویں خاص بردار وغیرہ جو کہ قریب میانہ کے تھے قریب آنے سے انھیں منع کرنے لگے اور بُرا بھلا کہا آخر نوبت تلوار پر پہنچی۔ دو کہار اور نو آدمی ہمراہیان دادا صاحب میں سے زخمی ہوئے اور یکوں میں سے ایک آدمی زخمی ہوا اور چار مارے گئے مگر دادا صاحب موصوف بچ گئے بفور وقوع اِس واقعہ کے چھ پلٹنیں اور چالیس توپیں یکوں کے ڈیروں پر پہنچ گئیں اور بے تدارک اور تحقیقات کے حکم فائر کرنے توپوں کا صادر ہوا اس وقت کرنیل جان بپٹسٹ صاحب واسطے تدارک سپاہیوں یکہ کے پہنچے اور حال دریافت کیا انھوں نے بے قصوری اپنی ظاہر کی کرنیل موصوف نے ان کے قتل سے دست بردار ہو کر فرمایا کہ اگر فیصلہ میرا منظور رکھو تو میں تمہارے واسطے سرکار سے کچھ التماس کروں ان یکوں نے جواب دیا کہ اگر پاس ہماری عزت کا ملحوظ رکھ کر کچھ تجویز فرماؤ گے تو ہمیں قبول ہے کرنیل موصوف نے دربار میں جا کر حقیقت حال عرض کی اور بموجب صلاح مشیران دربار کے پھر اُس معرکہ میں پہنچ کر طرح طرح کی تدبیروں سے سلاح ان کے سے لیے اور بعضوں کو توپخانہ میں اور بعضوں کو حویلی انباجی میں قید کرلیا بعدہ بموجب حکم سرکار کے ان ساٹھ آدمیوں میں سے تیس آدمیوں کو پابہ زنجیر کر کے قلعہ پاواگڈھ میں قید

کیا اور تیس آدمیوں کو قلعہ چندیری میں بھیج دیا اور باقی توپخانہ میں قید ہیں اور بعضے بھاگ گئے اور چند آدمی جو کہ جابجا مسلح بیٹھے تھے انھوں نے پندرہ روز تک حراست سپاہ میں بہت تکلیفیں اٹھائیں۔ان کے باب میں حکم ہوا تھا کہ انھیں بعد ضمانت لینے کے چنبل سے پار اتار دیں۔

انگلستان

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ 22 تاریخ جون کو حسب الحکم ملکہ علیا جناب فرمانفرمائے انگلستان کے پارلیمنٹ یعنی بڑی کونسل سابق موقوف ہوگئی [ص 4 کالم 2] اور واسطے مقرر کرنے ایک نئی پارلیمنٹ کے حکم جاری ہوا سبب موقوفی پارلیمنٹ سابق اور تقرر پارلیمنٹ جدید کا اس طرح معلوم ہوتا ہے (کذا) تین برس سے اکثر ملکوں سے مثل کناڈا اور مصر اور چین وغیرہ کے لڑائی (کذا) ستائیس کروڑ روپیہ زرِ آمدنی سرکار سے زیادہ خرچ ہوگیا اور ادا کرنا اس قدر زرِ خطیر کا بہت مشکل معلوم ہوا وزیروں نے انگلستان کے یہ صلاح کی کہ بموجب دستور سلطنت کے اشیائے تجارت پر جو کہ اور ملکوں سے آتی ہیں محصول زیادہ کردیں تا کہ اس ذریعہ سے جو روپیہ کہ بیچ لڑائیوں کے صرف ہوا ہے ادا کیا جاوے۔ارباب ہاؤس آف کامنس یعنی وکلائے رعایا جن کا درجہ کہ پارلیمنٹ میں تیسرا ہوتا ہے اور جن کی منظوری بغیر کوئی امر جاری نہیں ہوسکتا انھوں نے اس باب کو نقصانِ صریح اپنے موکلوں کا تصور کرکے اِس حکم کے جاری ہونے میں مزاحمت کی مگر وزرائے سلطنت انگلستان کے اس میں فائدہ اپنا سمجھ کے نہ مانا لیکن تمام پارلیمنٹ نے رعایت وکلائے مذکورین کی ملحوظ رکھ کر سوال وزیروں کا نامنظور کیا چار ناچار وزیروں نے واسطے حاصل کرنے اپنے مطلبوں کے سوائے موقوفی پارلیمنٹ اور تقرر نئی پارلیمنٹ کچھ علاج نہ جانا اور نئی پارلیمنٹ بلانے میں بہت کوشش کی سو بموجب ان کی صلاح کے ملکہ معظم نے خود رونق افروز پارلیمنٹ ہوکر اُسے برخاست کردیا اور واسطے مقرر کرنے نئی پارلیمنٹ کے حکم دیا۔

جگناتھ پوری

مقامِ مذکور میں ایک معابد بزرگ ہنود میں سے ہے اب کے سال ایک قطرہ بھی مینہ کا نہ برسا اور آثار قحط کے نمایاں ہیں اور جو لوگ کہ راہوں دور دراز سے واسطے پرستش کے آئے تھے انھوں نے گرانیِ غلہ کی طرف سے بہت تکلیف اٹھائی اور بہت غریب غربا بہ باعث نہ پانے قوتِ لایموت کے بھوکے مر گئے اور اکثر آدمی ہیضہ وبائی سے بھی راہیِ ملک عدم ہوئے۔

قسطنطنیہ

اس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں عبدالمجید خان سلطان روم نے بہ باعث سرزد ہونے کسی خطا کے بہت غصہ ناک ہوکر تمام وزیرانِ قدیم کو یک قلم موقوف کردیا لیکن کچھ سبب اس قدر عتاب سلطانی کا ظاہر نہیں ہوا۔

کیپ

واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں ایک روز اہلِ کیپ نے بہ گمان چورونِ دریائی کے ایک جہاز کو روکا جہازیوں نے مقابلہ کیا طرفین سے خوب گولا چلا آخرش اہلِ کیپ بہت مارے گئے اور اکثر زخمی ہوئے اور بہت سے بھاگ گئے اور ان کی کشتی بھی تباہ ہو گئی۔

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

COPYRIGHT